پنجاب کے ضلعوں کے جغرافیے

نمبر

کانگڑے کے ضلع کا جغرافیہ

جسے

سنٹرل ٹریننگ کالج کے مترجموں نے تالیف کیا

سررشتۂ تعلیم پنجاب کے صاحب ڈائرکٹر بہادر کے

حکم سے

منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز گورنمنٹ پبلشر سررشتۂ تعلیم

پنجاب نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپا

سنہ ۱۸۹۴ء

دفعہ ۲ تعداد جلد ۲۵۰ قیمت فی جلد ۲/۳ پائی

کانگڑے کے ضلع کا جغرافیہ

جغرافیہ

جغرافئے کے معنی زمین کی سطح کا بیان ہیں - اگر کوئی شخص تم سے پوچھے - کہ تمہارا گاؤں یا شہر کتنا بڑا ہے - اس میں کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں - کس کس قسم کے لوگ رہتے ہیں - اور وہ کیا کیا پیشے کرتے ہیں - تو جان لو - کہ وہ تمہارے گاؤں یا شہر کا جغرافیہ پوچھ رہا ہے + اگر اسی قسم کی باتیں کوئی تمہارے ضلع کانگڑہ کی نسبت پوچھے - تو سمجھ لو - کہ وہ کانگڑے کے ضلع کا جغرافیہ دریافت کر رہا ہے + ہمارے پنجاب کے ملک میں کانگڑے جیسے کئی ضلعے ہیں - اور پنجاب کا ملک ایک اور بڑے ملک کا ایک حصہ ہے - جسے ہندوستان کہتے ہیں +

ضلع اور تحصیل

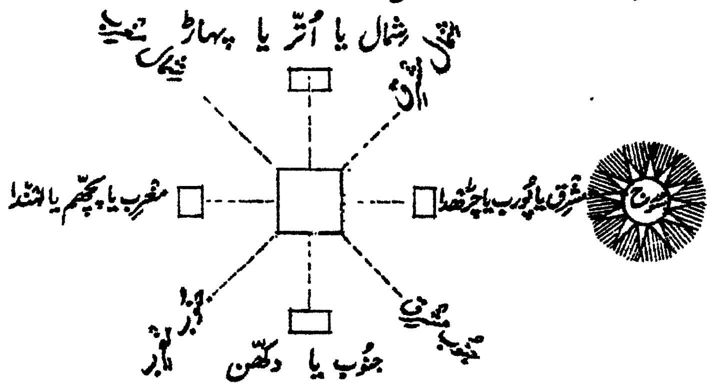
تم کہو گے ضلع کیا ہوتا ہے - ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ تم تحصیل بھی جانتے ہو۔ کسے کہتے ہیں ؟ لو تحصیل اور ضلع دونو کے معنی سُن لو - اور یاد رکھو۔ جس طرح بہت سے گھروں کو مِلا کر محلّے بنا لیتے ہیں۔ اُسی طرح سرکار نے آس پاس کے سو سو دو دو سو گاؤں اور قصبوں کو مِلا کر تحصیلیں بنائی ہیں اور کسی بڑے گاؤں یا قصبے کے نام پر تحصیل کا نام رکھا ہے۔ ہر تحصیل کے انتظام کے لئے ایک دیسی حاکم مقرر کیا ہے۔ اُسے تحصیلدار کہتے ہیں۔ اور یہ اُس قصبے یا گاؤں میں رہتا ہے۔ جس کے نام پر تحصیل کا نام رکھا گیا ہے۔ چنانچہ کانگڑے کے آس پاس کے گاؤں مِلا کر کانگڑے کی تحصیل بنائی ہے۔ پالم پور کے قریب کے گاؤں مِلا کر پالم پور کی تحصیل۔ نور پور کے قریب قریب کے گاؤں مِلا کر نور پور کی تحصیل۔ ہمیر پور کے اِردگرد کے گاؤں مِلا کر ہمیر پور کی تحصیل - اور ڈہرے کے پاس کے گاؤں ملنے سے ڈہرے کی تحصیل۔ اور کُلّو کے قریب کے گاؤں ملنے سے کُلّو کی تحصیل +

جس طرح پاس پاس کے گاؤں اور قصبوں

کو مِلا کر تحصیلیں بنائی ہیں۔اُسی طرح قریب قریب کی چند تحصیلوں کو مِلا کر ضلعے بنائے ہیں۔چنانچہ نُور پُور۔کانگڑہ۔پالم پُور۔ہمیر پُور۔دِہرے اور کُلّو کی تحصیلیں ایک دُوسری سے مِلی ہُوئی ہیں۔اِن کو مِلا کر سرکار نے ایک ضلع بنایا ہے۔اور کانگڑے کی تحصیل کے نام پر اِس ضلع کا نام کانگڑہ رکھا ہے۔تمام ضلع کا اِنتظام ایک اعلٰے حاکم کے سُپرد ہے۔اُسے ڈپٹی کمشنر صاحب یا صاحب ضلع کہتے ہیں۔وہ دھرم سالہ میں رہتے ہیں۔جہاں بوجہ سرد مقام ہونے کے ضلع کا صدر تجویز ہُوا ہے۔اب تم سمجھ گئے ہوگے۔کہ ضلع کِسے کہتے ہیں +

سَمتیں جغرافیہ شروع کرنے سے پہلے طرفوں کا جاننا ضروری ہے۔تم نے چڑھدا یا پُورب۔لہندا یا پچھّم۔پہاڑ یا اُتر اور دکھّن تو اکثر سُنے ہونگے۔پر یہ بھی جانتے ہو۔کہ پُورب کدھر ہے۔پچھّم کدھر ہے۔اُتر کدھر ہے۔اور دکھّن کدھر؟ سُنو! ہم تُمہیں اِن کی پہچان کا ایک آسان طریقہ بتاتے ہیں۔یاد رکھنا۔صُبح کو جب سُورج نکلے۔اُس کی طرف مُنہ کرکے کھڑے ہو جاؤ۔جس طرف کو تُمہارا مُنہ ہو۔اُسے پُورب جانو۔جس طرف پیٹھ ہو۔اُسے پچھّم۔دائیں ہاتھ کو

دکھّن اَور بائیں ہاتھ کو اُتّر۔ اکثر پُورب کو مشرِق۔ پچھّم
کو مغرِب۔ دکھّن کو جنُوب اَور اُتّر کو شمال کہا کرتے ہیں۔
اَور جو طرف شمال و مغرِب کے درمیان ہے۔ اُسے شمال
مغرِب کہتے ہیں۔ جو جنُوب اَور مغرِب کے درمیان ہے۔
اُسے جنُوب مغرِب۔ جو شمال اَور مشرِق کے درمیان ہے۔
اُسے شمال مشرِق۔ جنُوب مشرِق بھی اِسی طرح سمجھ لو۔
نیچے کی شکل کے دیکھنے سے آٹھوں طرفیں اچھّی طرح
تُمھاری سمجھ میں آجائینگی۔



حُدُودِ اربعہ

جس مکان میں تُم رہتے ہو۔ اُس کے آس پاس اَور

مکان بھی ہیں ۔اسی طرح اس ضلع کی حد سے ملے ہوئے
اور مقام بھی ہیں ۔ چاروں حدوں کو حدودِ اربعہ کہتے ہیں۔
اس ضلع کے شمال مشرق میں سلسلۂ کوہِ ہمالیہ اور رکشو
ہے ۔جو تبت میں واقع ہے ۔ جنوب مشرق میں بشہر ۔
منڈی اور بلاسپور کی پہاڑی ریاستیں ۔ جنوب مغرب میں
ہوشیار پور کا ضلع ۔ شمال مغرب میں چکی ندی ہے ۔جو اس
ضلع کو گورداسپور کے پہاڑی علاقے اور ریاستِ چمبہ سے
جدا کرتی ہے ۔

پیمائش اور آبادی

اس ضلع کا رقبہ ۹۰۶۹ مربع میل ہے ۔ایسی
چوکونی زمین کو جو چاروں طرف سے ایک ایک میل
ہو ۔ ایک مربع میل کہتے ہیں ۔ نیچے کی شکل کو
غور سے دیکھو۔

ایک میل

ایک میل | ایک مربع میل | ایک میل

ایک میل

اس ضلع میں ۷۲۸ گاؤں اور قصبے آباد ہیں ۔ اور

۳۰۳۰۷۶ آدمی رہتے ہیں - اِن میں سے ۳۴۳ تو عیسائی ہیں ۳۹۷۰۹ مسلمان ۱۴۶۱ سکھ ۷۱۵۹۹۲ ہندو - اور ۱۴۰ جینی - ۲ پارسی اور [illegible] بودھ ✦

نقشہ اور تصویر

تم حیران ہوتے ہوگے - کہ یہ نقشہ جو ہمارے سامنے لٹکا ہُوا ہے - نو ہزار میل لمبی چوڑی زمین اِس میں ہے - اور ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ آدمی رہتے ہیں - اِس گز بھر کے ٹکڑے میں یہ تمام باتیں! سُنو! حیرانی کی بات نہیں - تم نے کبھی گائے - گھوڑے یا آدمی کی تصویر بھی دیکھی ہے؟ تصوِیر کیسی چھوٹی سی ہوتی ہے - اور گائے یا گھوڑا یا آدمی کتنا بڑا ہوتا ہے - اِسی طرح سمجھ لو - کہ یہ نقشہ جو تمہارے سامنے لٹکا ہُوا ہے - کانگڑے کے ضلع کی ایک تصوِیر ہے - ایک بات اور یاد رکھنا - تصوِیر اور نقشے میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے - تصوِیر میں تو کسی چیز کا ہر ایک حصّہ بالکل اُسی چیز کی صُورت کا بنا ہُوا ہوتا ہے - لیکن نقشے میں فقط بڑے بڑے گاؤں - قصبوں - ندّی نالوں کا نشان لگا دیتے ہیں ✦

نقشہ کی سمتیں

نقشے میں شمال اُوپر کی طرف ہوتا ہے - جنوب نیچے کی طرف - مشرق دائیں ہاتھ اور مغرب بائیں

باتھ *

پہاڑ اپنے گاؤں یا شہر کے باہر جا کر دیکھو - کہیں گڑھا ہے - کہیں پانی بھرا ہے - کہیں ریت مٹّی اور پتھّروں کے ٹیلے ہیں - کہیں درخت ہیں - صاف سپاٹ زمین شاید ہی کہیں نظر آئیگی - یہ ضلع تمام کوہستانی ہے - اس میں تمام پتھّروں کے اونچے اونچے ٹیلے پاؤگے - انھیں پہاڑ کہتے ہیں - پہاڑ کا جو ٹکڑا عرض میں علٰحدہ نام سے مشہور ہو گیا ہو - اس کو دھار کہتے ہیں - مشہور دھاروں کے نام یہ ہیں -

کانگڑے کی تحصیل میں

۱ - دھار جگ مُنڈی - خاص کانگڑے میں *
۲ - دھار جستی - تندرول میں *
۳ - دھار بوہڑ گوالو - لنج کے پاس *
۴ - دھار چِرائی *
۵ - ٹلّہ مول بابا *
۶ - بھائی کی دھار - دولت پور میں *
۷ - کوہِ تالنگ - گنھیارہ میں
۸ - کوہِ وزنیر *

۹-ڈھولی دھار منگلوڈ گنج کے پاس +

پالم پور کی تحصیل میں

۱۰-دھار چڑھیار + ۱۱- دھار آسا پوری +

۱۲-دھار جھریٹ رجون میں + ۱۳-بنڈھیارہ +

۱۴-دھار بگّی بیجناتھ + ۱۵-دھار درمّن +

۱۶-جوت دھمر- کھنگال میں + ۱۷-سلاہتر +

ڈیہرے کی تحصیل میں

۱۸- دھار انند پور ۱۹- دھار نیپالی +

۲۰- سیبے کی دھار +

نور پور کی تحصیل میں

۲۱- ہاتھی دھار +

ہمیر پور کی تحصیل میں

۲۲-دھار سولہ سنگی گنگاٹھ کے علاقے میں +

کلّو کی تحصیل میں

۲۳-جوت رٹاٹنگ +

۲۴-جوت جلوڑی +

۲۵-جوت بھبّو +

۲۶-جوت بشلیو +

۲۷- جوت سری +

۲۸- کنڈی کی جوت - جس کو ڈیچی بھی کہتے ہیں +

سرد مقام

گرمی کے موسم میں غریبوں کا تو خدا حافظ ہے۔ امیر لوگ جنہیں عیش کے تمام سامان میسر ہوتے ہیں - گرمی کے مارے سرد مقاموں میں چلے جاتے ہیں۔ ایسے مقام ہر ضلع میں نہیں ہوتے - اس ضلع میں لوگ اکثر ٹھنڈک کے واسطے دھرم سالہ - پالم پور یا کلو چلے جاتے ہیں - ایسے مقاموں کو انگریزی میں سینی ٹیریم اور ترکی میں ییلاق کہتے ہیں +

دریا اور دوآب

بارش کا پانی جب زمین پر گرتا ہے - تو کہاں جاتا ہے؟ کچھ تو زمین ہی جاتی ہے - کچھ موریوں اور بدررؤں میں بہ نکلتا ہے - آخر موریوں کا پانی اکٹھا ہوکر بڑی بدررو بن جاتا ہے - اسی طرح جب پہاڑ پر مینہ برستا ہے - تو پہاڑ چونکہ اونچے ہوتے ہیں - پانی ڈھلان کی طرف بہ نکلتا ہے - ایسے بہتے پانی کو دریا کہتے ہیں - پہاڑوں کی برف پگل کر جو پانی بنتا ہے - وہ بھی اکثر دریاؤں میں آرہتا ہے - دریا کے نکلنے کی جگہ کو منبع کہتے ہیں - ختم ہونے کی جگہ کو دہانہ -

اِن دونو کا درمیانی حصّہ گزرگاہ دریا کہلاتا ہے - چھوٹے دریا کو ندی یا کھڈ کہتے ہیں - جو دریا دوسرے دریا میں گر کر اپنے اصلی نام کو کھو دیتا ہے - اُسے دوسرے دریا کا مُمد یا مُعاوِن کہتے ہیں +

بعض جگہ ایسا نچان ہوتا ہے - کہ بارش کے موسم میں وہاں بہت سا پانی اِکٹھا ہو جاتا ہے - اور کئی کئی مہینے بعد سوکھتا ہے - بعض جگہ برابر سال بھر رہتا ہے - ایسے مقاموں کو جھیل کہتے ہیں - کانگڑے کے ضلع میں ڈل کریری اور نڈی کے سوا اور کوئی جھیل نہیں - یہ جھیلیں تحصیل کانگڑہ میں واقع ہیں +

بیاس اور اس کے معاون

اِس ضلع میں بڑا دریا صرف ایک ہی ہے - جسے بیاس یا بیاہ کہتے ہیں - چھوٹی چھوٹی ندیاں نالے بھی ہیں - جو بیاس کے مُمد ہیں - بیاس کُلّو کے بالائی پہاڑوں (بیاس کُنڈ) سے نکل کر ریاست منڈی میں بہتا ہُوا اِس طرح آیا ہے - کہ تحصیل پالم پور اور ہمیر پور کے درمیان دونو تحصیلوں کی قُدرتی حد بنگیا ہے + اور یہاں سے جنوب مغرب کی طرف بہکر جوالا مُکھی کی دھار کو چیرتا ہُوا نادون کی وادی میں

چلا جاتا ہے - پھر ڈیرہ گوپی پور کی تحصیل میں گزرتا ہُوا میدانوں میں آ جاتا ہے - اور آخر ہری کے پتن پر دریاے شتلج سے مل جاتا ہے - بیاس کی چوڑائی بہت کم ہے - بڑا تیز چلتا ہے - اور بڑے ہیر پھیر کھا کر شتلج میں جا گرتا ہے - جب تک اس ضلع میں رہتا ہے - اس کی تہ میں بٹے اور پتھر اکثر پائے جاتے ہیں - اس لئے اس میں کشتیاں بہت کم چلتی ہیں - بیاس کی مُمد کئی ندیاں ہیں - پاربتی جو کوہستانِ تبت سے نکل کر منی کرن کے پاس سے بہتی ہوئی شمسی گاؤں کے پاس بیاس سے مل جاتی ہے - سنجا جو لارجی کے قریب اس سے مل جاتی ہے - علاقہ کُلّو میں اہلبا اور سرسوری منڈی میں آ کر ایک بڑی ندی موسومہ اُہل جو علاقہ چھوٹا بھنگال سے نکلتی ہے - شامل ہو جاتی ہے - پالم پور کے علاقے میں بنوا ہے - یہ دیول دلنوڈ علاقہ بھنگال کے پہاڑوں سے نکل کر آوا ندی کو ساتھ لیتی ہوئی مقام سنگول کے قریب بیاس سے مل جاتی ہے - نکل جس کا مقام اتصال ٹیرہ سجان پور ہے - بان گنگا جو کانگڑے کے نیچے بہتی ہے - گج یہ بھی کانگڑہ کی تحصیل میں ہے - ڈہری جو قلعہ کوٹلہ کے

پاس سے گزرتی ہے - یہ سب ندیاں دھولی دھار یعنی کوہستان برفانی سے نکلتی ہیں - اِن کے پرے بُول ندی ہے - جو ہری پور اور نور پور کے پرگنوں کے بیچ کی پہاڑیوں میں سے نکلتی ہے - سب سے آخر چکی ہے - جو گُرداسپور اور کانگڑے کی حدِ فاصل ہے - بیاس کے یہ سارے معاوِن جن کا ذِکر اُوپر ہو چکا ہے - سوائے پاربتی و سنجا کے دائیں کنارے کی طرف سے بیاس میں گرتے ہیں - بائیں کنارے کے معاوِن بہت تھوڑے ہیں - اِن میں سے پاربتی منی کرن کے پہاڑوں سے نکل کر مقام شمشی پر مِل جاتی ہے - مان اور گُناہ نادون کے پاس اور مِنگ سجان پور کی نواح میں مل گئی ہیں +

بِنوا کے سوا تمام شمالی ندیاں آبپاشی کے لئے کار آمد ہیں - آوا اور نگل تو پالم کی وادی کی جان ہیں - بان گنگا اور گج دو مقاموں کو سیراب کرتی ہیں - ایک تو کانگڑے اور ریہلو کی بالائی وادی کو - دُوسرے اُس میدان کو - جو ہری پور کے نیچے ہل دون کے نام سے مشہور ہے - بُول اور چکی بھی جِتنا ہو سکتا ہے - فیض پہنچاتی ہیں -

یہ ساری ندیاں برسات میں جوش پر آجاتی ہیں۔ اور غضب ڈھاتی ہیں۔ اِس موسم میں کسی کو اِن ندیوں میں سے گزرنے کی مجال نہیں ہوتی۔ ذرا پاؤں پھسلا اور بہ گیا۔ پھر پتا نہیں لگتا +

اِنتظام

اِس ضلع میں چھ تحصیلیں ہیں۔ کانگڑہ۔ پالم پور۔ نور پور۔ دیہرہ۔ ہمیر پور۔ کُلّو۔ یہ سب تحصیلیں ایک ایک تحصیلدار کے زیرِ حکومت ہیں۔ کُلّو کے سوا باقی پانچ تحصیلوں میں ایک ایک نائب تحصیلدار بھی رہتا ہے۔ اِن کے سوا پلاچ کا علاقہ صرف نائب تحصیلدار کے ماتحت ہے +

سارے ضلع میں دو منصف ہیں۔ اور دونو کانگڑہ ہی میں اجلاس کرتے ہیں۔ پہلے ایک کانگڑے میں رہتا تھا۔ اور تحصیل کانگڑہ اور پالم پور کے دیوانی مقدمات فیصل کرتا تھا اور دوسرا نور پور اور دیہرے میں باری باری تین تین ماہ کے لئے اجلاس کرتا تھا اور تحصیل نور پور اور دیہرہ اور ہمیر پور کے مقدمات فیصل کرتا تھا۔

ڈپٹی کمشنر صاحب جو تمام ضلع کے حاکم ہیں اور اور حکام اور اُن کا کُل عملہ - سب کے سب سرکاری ملازم ہیں اور تنخواہ پاتے ہیں - اِن کے سوا اکثر شہروں اور قصبوں میں سرکار نے میونسپل کمیٹیاں قائم کر دی ہیں وہیں کے چند شریف اور عہدہ دار کمیٹی کے ممبر ہیں یہ کچھ تنخواہ نہیں پاتے - سڑکوں کی صفائی اور مدرسوں کا دیکھنا بھالنا ان کے سپرد ہے - مگر کمیٹیوں کا عملہ تنخواہ دار ہے - اِس ضلع کی میونسپل کمیٹیوں کے نام اور اُن کے علاقے کے باشندوں کی تعداد ذیل میں درج ہے +

میونسپلٹیاں

نمبر شمار	نام	آبادی مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء کے مطابق	آمدنی تخمیناً
۱	دھرم سال	۶۱۸۴	چار ہزار روپے
۲	کانگڑہ	۵۲۳۴	پونے پانچ ہزار
۳	نور پور	۴۸۳۷	پونے چھ ہزار

تھانے

تھانہ پولیس کے سٹیشن سے مراد ہے - جہاں ڈپٹی یا انسپکٹر مع عملہ رہتا ہے +

چوکی پولیس کے اُس سٹیشن کو کہتے ہیں - جہاں ایک سارجنٹ اور چند سپاہی رہتے ہیں +

اِس ضلع میں کُل ۱۵ تھانے اور ۳ چوکیاں ہیں- جن کے نام یہ ہیں - کانگڑہ - دھرم سالہ - شاہ پور - کوٹلہ - نور پور - سٹڑوان - ہری پور - ڈیہرہ - جوالا مکھی - برسر - ہمیر پور - سجان پور - پالم پور - کلو - پلاچ - چوکی منکوٹ گنج - رانی تال اور بھوارنہ +

شہر اور قصبے

اُس بستی کو جس میں بہت سے گھر اور با رونق بازار ہوں - اور طرح طرح کے علوم و فنون کا چرچا ہو - باشندے عقلمند ہوں - شہر کہتے ہیں + چھوٹا ہو - تو قصبہ کہلاتا ہے - اگر بہت ہی چھوٹا ہو - اور بازار

بھی نہ ہوں - صرف زمیندار ہی زمیندار نظر آئیں - تو اُسے گاؤں کہتے ہیں + اِس ضلع میں مشہور شہر یہ ہیں +

۱- کانگڑہ یا کوٹ کانگڑہ -اگلے زمانے میں یہ شہر کٹوچ خاندان کے راجپوتوں کی ریاست کا پایۂ تخت تھا -اس کا پُرانا نام نگر کوٹ ہے -آبادی اِس کی دو حصّوں پر منقسم ہے - ایک کانگڑہ-دُوسرا بھون + تحصیل - تھانہ - ہسپتال اور منصفیات بھون میں ہے- کانگڑے میں قلعہ اور ڈاک خانہ ہے - یہ قلعہ راجہ سنسرم چند کٹوچ کا بنایا ہُوا ہے-جو پانڈوں کے عہد میں تھا- اِس میں دیوی کا مندر ہے-جس کو ۱۰۰۹ء میں سلطان محمود غزنوی نے لُوٹا-پھر ۱۳۶۰ء میں فیروز شاہ تغلق نے + کانگڑہ صرف اِسی قلعے کی بدولت مشہور ہے + بھون اور کانگڑے کا نواح مل کر جزیرہ نما کی شکل معلوم ہوتا ہے- جس کے گرد دو ندیاں پاتال گنگا اور بان گنگا بہتی ہیں -یہ ندیاں قلعے کے نیچے موضع نند رول میں مل جاتی ہیں - مقام اتّصال کو سنگم کہتے ہیں + یہاں کے سنار اور مینا کار تمام ضلع سے بڑھ کر کاریگر

ہیں - یہاں کنگھڑے ایک قوم ہے - جن کی نسبت مشہور ہے - کہ کٹی ہوئی ناک دوبارہ لگا دیتے ہیں - مگر اب صرف نام ہی باقی ہے +

۲ - دھرم سالہ - یہ سینی ٹیریم یعنی سرد مقام ہے - اور یہاں اوّل درجے کی میونسپل کمیٹی ہے - کانگڑے کے شمال مشرق میں ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے - اس کی آبادی ۶۱۸۴ آدمی کی ہے - اور سارے ضلع کا صدر مقام یہی ہے - یہ شہر ہندوؤں کی ایک پرانی دھرم سالہ کے نام پر مشہور ہے - جب سے یہاں چھاؤنیاں پڑی ہیں - ملکی عہدہ داروں نے بھی چھاؤنیوں کے آس پاس بہت سے مکانات سکونت کے لئے بنا لئے ہیں - کیوں نہ ہو - یہاں کی آب و ہوا خوشگوار - فضا دلکش - ایسی دل لبھانے والی چیزیں چھوڑ کر کانگڑے کی وادی میں کون رہے - جہاں مارے گرمی کے چین نہیں آتا - اس کے دو حصے ہیں - ایک اوپر کا حصہ کہلاتا ہے - جس کا نام مکلوڈ گنج ہے - دوسرے کو نیچے کا حصہ کہتے ہیں - اوپر کے حصے میں صاحبان یوروپین کے مکان اور چھوٹا سا بازار اور

بڑا ڈاک خانہ ہے + نیچے کے حصے میں جو کوتوالی بازار کے نام سے مشہور ہے۔ بازار۔ تھانہ اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔ جیل خانہ بھی اسی حصے میں ہے + یہاں دو چھاؤنیاں ہیں۔ ایک اوپر کے حصے میں دوسری نیچے کے حصے میں۔ دونو حصوں کے درمیان کئی ایک سڑکیں ہیں۔ جن میں سے ایک گاڑی کی سڑک ہے۔ اس کا ڈھلان بہت کم ہے۔ دھرم سالہ کے پاس کی پہاڑیوں میں کئی بڑے دلکش مقام ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور یہ ہیں۔ لاقہ۔ ڈل۔ کریری اور نگوٹی جہاں سلیٹ (ایک قسم کا پتھر) کی کانیں ہیں +

برسات کے موسم میں یہاں سخت بارش ہوتی ہے۔ جنوری۔ فروری اور مارچ میں آندھیاں بھی غضب کی آتی ہیں +

۳۔ نور پور چکی کے ایک معاون پر دھرم سالہ سے ۳۷ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس میں ۴۷۸۴ آدمی کی آبادی ہے۔ جن میں سے ۲۰۱۱ تو اہل اسلام

لہ یہ جھیل سطح سمندر سے ۱۰۰۰۰ فٹ بلند ہے +

لہ دھرم سالہ سے تین میل کے فاصلے پر موضع گھنیارہ میں +

ہیں - ۲۸۰۲ ہندو ۲۴ سکھ وغیرہ - اس شہر کا بانی اصل میں ایک راجپوت مسمّٰے جیت پال پٹھانیہ تھا - سات سَو برس کے قریب گزرے - کہ یہ شخص دہلی سے ترکِ وطن کرکے پٹھان کوٹ ضلعِ گورداسپور میں آبسا تھا ہوتے ہوتے اس کا خاندان راجہ باسُو کے ماتحت پہاڑیوں میں بسنے لگا - نور پور کا اصلی نام اب تک دھمڑی تھا - لیکن جب مغلوں کا دَور دورہ ہوا - تو جہانگیر باد شاہ کی بیگم ملکۂ نور جہاں کے نام پر اسے نور پور کہنے لگے ٭ یہ شہر ایک چٹان پر بستا ہے - شہر سے تھوڑے فاصلے پر جا کر دیکھیں - تو عجب دلکش نظارہ دکھائی دیتا ہے - یہاں اکثر راجہ کے خاندان کے پٹھانیہ راجپوت اَور کشمیری اَور کھتری اَور مہاجن رہتے ہیں - کشمیریوں کی بستی مشہور ہے - اس قوم کے کچھ لوگ تو ۱۷۸۳ء کی قحط سالی کے باعث وطن چھوڑکر یہاں چلے آئے تھے - اور کچھ ۱۸۳۳ء کی قحط سالی کے سبب - نور پور پشمینے کی شال کے باعث دور دور تک مشہور ہو گیا - لیکن اب شالوں کی تجارت ماند پڑی ہوئی ہے ٭ گرمی کے موسم میں یہاں پانی کی بڑی تکلیف

ہوتی ہے - تالابوں کا پانی پینے میں آتا ہے - یہاں ایک بڑا عالی شان قلعہ تھا - مگر اب شکستہ پڑا ہے - چند روز ہوئے - اِس کے اندر سے ایک مندر اور کئی ٹوٹی ہوئی مورتیں نکلی ہیں - باجرس صاحب کا قول ہے - کہ مَیں نے ایسی عمارت کہیں نہیں دیکھی - اب قلعے کے اندر سکول - ڈاکخانہ اور اوورسیر کے دفتر کی کوٹھی ہے +

۴ - دِہرہ دریائے بیاس کے کنارے پر چھوٹی سی بستی ہے +

۵ - جوالا مکھی - اِس میں ایک مندر ہے - جو کانگڑے کے مندر سے بھی بڑھ کر مشہور ہے - یہ شہر دامنِ کوہ میں دریائے بیاس سے کوئی چار میل کے فاصلے پر واقع ہے - یہاں بڑے عظیم الشان پرانے کھنڈر پڑے ہیں - جن سے معلوم ہوتا ہے - کہ کسی زمانے میں یہاں بڑی رونق ہوگی - یہاں اکثر گسائیں رہتے ہیں - یہ لوگ پہلے بڑے دولتمند تھے - مگر اب بد چلنی کے سبب پہلے کی نسبت بُری حالت میں ہیں - یہاں سے ہر سال سوا لاکھ روپے کے قریب افیون باہر جاتی تھی - مگر اب اِس کی تجارت تنزّل پر ہے - صرف تیرہ

چودہ ہزار روپئے کی افیون باہر جاتی ہے۔ جو علاقۂ گلّو منڈی سے آتی ہے۔ جوالا مُکھی کا مندر بڑا عالی شان ہے۔ صدہا روپئے کا چڑھاوا چڑھتا ہے۔ ۱۸۱۵ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اِس کی سُنہری چھت بنوادی تھی۔ لیکن شہزادہ کھڑک سنگھ نے جو چاندی کا دروازہ بنوایا ہے۔ وہ بڑا خوبصورت ہے اور اِس وقت جو دروازہ موجود ہے۔ وہ جمعدار خوشحال سنگھ کا چڑھایا ہُوا ہے۔ لارڈ ہارڈنگ صاحب اِس دروازے کو دیکھ کر ایسے خوش ہوئے۔ کہ اِس کا ایک نمونہ بنوا کر لے گئے۔ اِس مندر میں کوئی مورت تو ہے نہیں۔ صرف ایک دراڑ سے بن جلی گاس کی لاٹیں نکلتی ہیں۔ ہندو لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ دیوی کا مُنہ ہے۔ جس کا دھڑ بھون کے مندر میں ہے ✦

جوالا مُکھی میں تھانہ۔ ڈاک خانہ۔ شفا خانہ اور مدرسہ ہے۔ مندر کے مُتعلّق پٹیالے کے راجہ کی ایک سرائے ہے۔ اِس کا قصّہ یُوں ہے۔ کہ اصل میں مہاراجہ نرندر سنگھ والی پٹیالہ نے ۷۵۰ مُہریں پوجاریوں کو دی تھیں۔ مگر پوجاری جب اِن مُہروں کو آپس میں بانٹنے لگے۔ تو اِن

میں جھگڑا ہو گیا۔ اور وہ سب روپیہ اِن سے چھن کر سرائے کی تعمیر میں لگایا گیا + اِس کے سوا آٹھ دھرم سالیں بھی ہیں۔ جن میں مسافروں کے آرام کے لئے کمرے بنے ہوئے ہیں +

۶۔ ہری پور۔ یہ شہر کٹوچ خاندان کے راجپوت راجہ ہری چند نے آباد کیا تھا۔ اِس میں قلعہ۔ ڈاک خانہ۔ مدرسہ اور تھانہ بڑی عمارتیں ہیں۔ ایک چوڑا بازار بھی ہے۔ اِس جگہ ۲۱۷۴ آدمی کی آبادی ہے۔ تقریباً تمام ہندو ہیں +

۷۔ ہمیر پور۔ یہ ایک گاؤں سا ہے۔ اصل میں ہمیر پور یا ہمیر گڑھ ایک چھوٹا سا قلعہ راجہ ہمیر چند کٹوچ کا بنوایا ہوا جنگل سرابائی میں تھا۔ جو ہمیر پور کے قریب ہے۔ اب برائے نام اُس کی بنائیں باقی ہیں۔ یہاں تھانہ۔ ہسپتال اور مدرسہ بھی ہے +

۸۔ سجان پور۔ یہ شہر دریائے بیاس کے کنارے نادون سے ۱۵ میل اُوپر کی طرف واقع ہے۔ آبادی اِس کی ۳۴۳۱ آدمی کی ہے۔ راجہ سنسار چند کے باپ نے اِس شہر کی بنا ڈالی تھی۔ اور سنسار چند نے

اِس کو پُورا کیا - اَور وُہ یہیں دربار کرتا تھا - اِن کٹوچ راجپوتوں کا محل بڑی اُونچی پہاڑی پر واقع ہے - اِس محل کا نام ٹیرہ ہے - اِسی لِئے اِس شہر کو ٹیرہ سُجان پُور کہتے ہیں - شہر کی پریٹ ایک ہرا بھرا اَور پُر فضا میدان ہے اَور اُس کے گِرد شاندار درخت لگے ہُوئے ہیں - پہلے یہاں تجارت بڑی رَونق پر تھی - کٹوچ راجا دِہلی اَور گُجرات سے جَوہریوں کو یہاں لائے تھے - اُن کی اَولاد [illegible] کہیں کہیں مَوجُود ہے - اَور سُجان پُور سُناروں اَور سادہ کاروں کے باعث مشہُور ہے ✦

۹ - نادَون - یہ قصبہ دریائے بیاس کے کنارے پر واقع ہے - راجہ صاحب نادَون اس سے پَون مِیل کے فاصلے پر اَمتر میں رہتے ہیں - یہاں ایک ورنیکلر مِڈل سکُول اَور ڈاکخانہ ہے - یُوں بھی خاصی رَونق ہے ✦

۱۰ - سُلطان پُور دریائے بیاس پر واقع ہے - اچھّا قصبہ ہے - یارقند - لداخ - پنجاب اَور ہندوستان کے مال کی بڑی منڈی ہے - آب و ہوا کے لحاظ سے خراب ہے - اگست اَور ستمبر کے مہینوں میں مَوسمی بُخار یہاں بہت

پھیلتا ہے - تھانہ- سکول- ہسپتال یہاں ہیں +

۱۱- پالم پُور- یہ مقام سر ڈگلس فور سایتھ صاحب سابق کمشنر کا آباد کیا ہُوا ہے - آبادی روز بروز ترقی پر ہے- خاص پالم پُور اور اُس کے نواح میں چاے اور چاول بکثرت پیدا ہوتے ہیں - اِس علاقے میں چاہے کے باغوں کے مالک انگریز بہت رہتے ہیں + پلاچ کُلّو کی نائب تحصیلداری ہے - تحصیل- تھانہ- مدرسہ- ڈاکخانہ سرکاری مکان ہنجار میں ہیں اور ایک شفا خانہ بھی ہے +

تعلّقے

ہموار مُلکوں میں تعلّقے کا مُقرر کرنا اپنے ہاتھ میں ہے - اگلے زمانے میں چھوٹے چھوٹے سکھ سردار جس زمین کے جس حصّے پر قابض ہو جاتے تھے- وُہی تعلّقہ بن جاتا تھا- کوئی دُوسرا سردار آتا تھا- تو وُہ اپنی مرضی کے مُوافق تعلّقے کی حدّیں قائم کرلیتا تھا- لیکن کانگڑے کی زمین کوہستانی ہے- یہاں قُدرت نے نشیب و فراز بنا دیا ہے - اور گویا خُود ہی تعلّقے قائم کر دیئے ہیں - اِس ضلع میں جو تعلّقے ہیں - وُہ

ذیل میں درج کئے جاتے ہیں +

تحصیل	تعلقے
تحصیل کانگڑہ	سنڈتا (کانگڑہ) کچھ حصّہ پالم - رِہلُو - برگرائیں - رام گڑھ +
تحصیل پالم پور	حصّہ پالم - بھنگال - اونِلا - راجگری +
تحصیل نُور پور	نُور پُور - جگت پُور - کوٹلہ - جوالی - دھار بھول - مَوبالا - مَوزیریں - لودھواں - سُورج پُور - نَنگل - اِنڈورہ - کھیرن - فتح پُور - چھتر +
تحصیل ہمیر پور	چھنگا راجگری - رِتیرہ - نادون تا کوٹلہیر - محل موری +
تحصیل ڈیرہ	ہری پُور - دھمیٹہ - مان گڑھ - نرہانہ - چنگر - بلہار - نگروٹہ - چنور - گنگوٹ - نندپُور - رسیبہ - گلوہہ - جشواں +

تحصیل	تعلقے
تحصیل سراج	وزیری لگ مہاراجہ - وزیری پرول - وزیری لگ ساری وزیری لاہل - سراج جانبِ سلطان پور - سراج جانبِ شتلج - سپتی - روپی +

جاگیریں

اِس ضلع میں بڑے جاگیر دار سات ہیں - راجہ رہلو - راجہ گلیر - راجہ سیبہ - راجہ نادون - راجہ لنبہ گاؤں - راجہ کوٹلہر - لے روپی +
۱ - رہلو تحصیل کانگڑہ میں واقع ہے - سولہ ہزار روپئے کے چند دیہات اِس جاگیر میں شامل ہیں - جاگیر دار کا نام راجہ نعمت اللہ خاں ہے اور وہ رہلو کے قلعے میں رہتے ہیں +
یہ جاگیر ۱۸۶۴ء میں نقد پنشن کے معاوضے میں سرکار سے عطا ہوئی تھی - راجہ نعمت اللہ خاں جزیال راجپوتوں کی اولاد میں سے ہیں - اِن کے سارے دستور شادی اور گدّی نشینی وغیرہ کے ہندوؤں کے سے ہیں - اور ہندو پہاڑی راجاؤں کی طرح جَیدیا کا سلام ہوتا ہے +
۲ - ریاستِ گلیر کی جاگیر جو بیس ہزار روپئے کی ہے -

تحصیلِ ڈہرہ میں واقع ہے - رئیسِ حال سنسکرت اور کچھ کچھ فارسی جانتا ہے - راجپوت گلیریا ہے - اسی تحصیل میں ریاستِ سیبہ ۲۰۸۹۶ روپئے کی جاگیر ہے - اس میں سے راجہ ایک ہزار پانسو روپئے سرکار کو نذرانہ دیتا ہے - انھیں اپنی جاگیر کے اندر مجسٹریٹی اور سول ججی کے اختیارات حاصل ہیں - رئیس ہندی خواں ہے - یہ سیبہ راجپوتوں میں سے ہے +

۳- تحصیلِ نور پور - نور پور کا راجہ جسونت سنگھ پُرانے خاندان سے ہے - باغ خوش نگر میں جو نور پور سے ایک میل کے فاصلے پر کانگڑے کی سڑک کے کنارے پر واقع ہے - رہتا ہے - چھ سو روپئے ماہواری پنشن پاتا ہے - ہندی خواں ہے - راجپوت پٹھانیہ ہے +

۴- تحصیلِ ہمیر پور میں ریاستِ ناڈون ۳۹۴۰۵ روپئے کی ہے - راجہ کو اپنی جاگیر میں اختیاراتِ مجسٹریٹی و ججی کسی قدر حاصل ہیں - گدی نشین راجہ نرندر چندر فارسی ہندی خواں ہے - راجپوت کٹوچ ہے - لنبا گاؤں ۳۶۹۲۱ روپئے کی جاگیر ہے - اس جاگیر کا کچھ حصہ تحصیل ہمیر پور میں اور زیادہ حصہ تحصیل پالم پور

میں ہے - راجہ جے چند انگریزی - فارسی اور سنسکرت جانتا ہے - اور اپنی جاگیر میں مجسٹریٹی اور سول ججی کے اختیارات رکھتا ہے - انگریزی فوج میں آنریری میجر کا رُتبہ اُس کو حاصل ہے - راجپوت کٹوچ ہے + ریاستِ کوٹلہر ۱۱۷۷۶ روپئے کی جاگیر ہے - گدی نشینِ حال راجہ رام پال بڑے لئیق ہیں - یہ بھی راجپوت ہیں - فارسی خواں اور علم دوست ہیں - ان کو مجسٹریٹی درجۂ اوّل کے اختیارات ملے ہوئے ہیں +

۵ - تحصیلِ کُلّو میں جاگیر روپی ہے - اس کا رئیس رائے میگھ سنگھ نابالغ ہے - ۱۲۷۲۵ روپئے کی جاگیر ہے - یہ راجہ راجپوت ہے - لاہل میں ٹھاکر ہری چند - سپیٹی میں ننو اختیاراتِ مجسٹریٹی رکھتے ہیں - یہ دونو علاقے وسیع لیکن ویران ہیں - نصف سال سے زیادہ عرصے تک مُلک برف سے ڈھکا رہتا ہے - بارش بہت ہی کم ہوتی ہے - غلّہ بہت کم پیدا ہوتا ہے - لاہل کا غلہ جَو اور سپیٹی کے ٹٹّو مشہور ہیں - موسمِ سرما میں اکثر باشندے کُلّو یا خاص کانگڑہ میں آکر بسر اوقات کرتے ہیں - علاقہ سپیٹی میں سُرا گائے ہوتی ہے - جس کی دُم کے

چنور بنتے ہیں ✤

ڈاک خانے

سُنو ہم تُمہیں ایک دِلچسپ بات بتاتے ہیں۔ جب تُم اِکٹھے بیٹھتے ہو۔ ایک دُوسرے کو جو جی چاہے۔ کر سکتے ہو۔ فرض کرو۔ کہ تُم یہاں ہو اور تُمہارا بھائی یا باپ برابر کے ضِلع گُرداسپور میں ہے۔ اب اگر تُم اُس سے کچھ کہنا چاہو۔ تو کِس طرح کہو گے؟ گُفتگو تو کر نہیں سکتے۔ البتّہ لِکھ کر کِسی آدمی کے ہاتھ خط روانہ کر سکتے ہو۔ لیکن اِس طرح مُختلِف مقاموں میں اپنے آدمی بھیجو۔ تو کِتنے آدمی بھیجنے پڑیں۔ اور کِس قدر روپئے خرچ ہوں۔ اور دُور کے مقاموں میں تو کِتنے دِن تک قاصِد کے جانے اور واپس آنے کا اِنتظار کرنا پڑے۔ سرکار کا شُکرگُزار ہونا چاہئے۔ جِس نے جا بجا ڈاک خانے بنا دِئے ہیں۔ اِن کی بدولت لوگوں کو خط روانہ کرنے اور وُصول کرنے میں کِسی قِسم کی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی۔ پوسٹ آفس یا ڈاک خانہ اُس جگہ کو کہتے ہیں۔

جہاں سے لوگوں کے خط وغیرہ دُوسری جگہ روانہ ہوتے ہیں - اور پہنچ کر تقسیم کئے جاتے ہیں - تمام ضلع میں ۴۴ ڈاک خانے ہیں - جن میں سے ایک ہیڈ آفس ہے - ۷ سب آفس - ۳۶ برنچ آفس - تحصیل کانگڑہ میں دھرم سال ہیڈ آفس ہے - اور کانگڑہ سب آفس اور رہلو - شاہ پور - دولت پور - چڑی - نگروٹہ - گوپال پور - سدھ باڑی - گھنیارہ - کوتوالی بازار دھرم سالہ برنچ آفس ہیں +

تحصیل پالم پور میں پالم پور سب آفس - بیج ناتھ - بھوارنہ - تھرل - سلہ - لنبہ گراؤں - سنگل برنچ آفس ہیں -

تحصیل ہمیر پور میں ہمیر پور سب آفس - سجانپور ٹیرہ - برسر - پرویاں - نادون برنچ آفس ہیں +

تحصیل دہرہ میں ڈیرہ گوپی پور سب آفس - جوالا مکھی - ہری پور - براگ پور - دروکہ - ڈاڈہ برنچ آفس ہیں +

تحصیل نور پور میں نور پور سب آفس - کوٹلہ - گنگتہ - جوالی - ملاہٹری - رے برنچ آفس ہیں +

تحصیل کُلو میں کُلو سب آفس - جگت سکھ - نگر -

کیلنگ - بجورہ - ٹہجار - دلاش برنچ آفس ہیں +

منڈی اور گوما ریاستِ منڈی ہیں۔ ان میں منڈی سب آفس اور گوما برنچ آفس - برنچ آفس سُکیت - ریاستِ سُکیت میں ہے +

مدرسے

ہماری سرکار کیسی مہربان ہے - لوگوں کی تعلیم کے لئے جا بجا مدرسے قائم کئے ہیں - بچّو! یاد رکھّو - علم سیکھنے کے برابر کوئی نعمت نہیں - علم کی بدولت عقل کو فروغ حاصل ہوتا ہے - عزّت ہوتی ہے - کتنے ہی آدمی علم کی بدولت بڑے بڑے عُہدے پاتے ہیں - روپیہ کماتے ہیں - اور بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں - جاہل لوگ سب کی نظروں میں حقیر معلوم ہوتے ہیں - اور اپنے مُعاملات کو اچھّی طرح نہیں سُلجھا سکتے۔ ان شامت کے ماروں کا اکثر ساہوکاروں سے لین دین ہوتا ہے - جہاں ایک روپیہ دینا ہوتا ہے - وہاں اپنی بے وقوفی سے دس روپئے بھرتے ہیں - اگر تھوڑا سا لکھنا پڑھنا بھی جانتے ہوتے - تو ایسی بلا میں کاہے کو

پڑھنے - بچّو! علم جیسی بے بہا نعمت کو بڑی کوشش اور جانفشانی سے حاصل کرو - یہ وہ دولت ہے - جو ہمیشہ تمہارے پاس رہیگی - نہ اِسے چور کا دھڑکا - نہ رہزن کا ڈر - اِس ضلع میں کئی مدرسے ہیں +

۱ - تحصیل کانگڑہ میں کانگڑہ - دھرم سال - رہلو - چڑی - گھیارہ - دولت پور - تھانہ - نگروٹہ - بڑوہ - بگلی - شتی - بول - اِن میں سے کانگڑہ اور دھرم سال اِمدادی مشن سکول اینگلو ورنیکلر ہیں اور شتی اور بول دیسی اِمدادی مکاتب - کانگڑہ مڈل سکول ہے - دھرم سال پرائمری - باقی سب ورنیکلر پرائمری سکول ہیں - خاص کانگڑے میں لڑکیوں کا سکول بھی ہے - جو مشن سکول ہے - نگروٹہ میں بھی زنانہ پرائمری سکول ہے - دھرم سالہ میں آریہ سماج کے ممبروں نے ایک انگریزی سکول قائم کیا ہے - اور اُس کا نام گرودت اینگلو ویدک سکول رکھا ہے۔

۲ - پالم پور میں پالم پور - پپرولہ - بیڑ - سلح - دروہ - کھیرہ - رکڑ - لمبا گاؤں - پچیاں اور تھرل - خاص پالم پور اینگلو ورنیکلر ہائی سکول ہے - باقی سب

ورنیکلر پرائمری + اِن کے عِلاوہ دتل (منیاڑہ)-گندری-
بھورا- دھیرا اِمدادی دیسی مکتب ہیں +

نور پور میں نور پور -کوٹلہ - گنگتھ - جوالی - رہن -
اندورہ اور فتح پور - اِن میں سے نور پور اینگلو ورنیکلر
مڈل سکول ہے - باقی سب ورنیکلر پرائمری - نور پور- گنگتھ-
کوٹلہ اور اِندورہ میں لڑکیوں کے سکول بھی ہیں +
ملاہڑی اور نگروٹہ دیسی اِمدادی مکتب ہیں +
۴ - دِہرے میں دِہرہ - جوالا مکھی - ہری پور - نگروٹہ -
دروکہ - پراگ پور - دھمیٹہ - یہ سب ورنیکلر پرائمری سکول
ہیں - گرلی اور پایسہ دیسی اِمدادی مکتب ہیں +
۵ - ہمیر پور میں ہمیر پور - سجان پور - نادون -
جڑہا لڑی - بھرنج - دھونڈلہ - چوکی منیاڑ - نادون میں
زنانہ سکول بھی ہے - اِن میں سے سجان پور اور
نادون ورنیکلر مڈل سکول ہیں - باقی سب پرائمری
ورنیکلر - گسوتہ - بھلوڑنی - برسر - منڈلی - ریل اِمدادی دیسی
مکتب ہیں +
۶ - کلو میں سُلطان پور - نگر - جگت سکھ اور منی کرن
جن میں سے سلطان پور ورنیکلر مڈل سکول ہے +

۷ - پلاچ میں بنجار اور نرمنڈ *

شفا خانے

اس ضلع میں شفا خانے مقاماتِ ذیل میں ہیں - دھرم سالہ مکلوڈ گنج - نور پور - کانگڑہ - جوالا مکھی - ہمیر پور - پالم پور - کلو - بنجار - دھرم سالہ میں صاحب سول سرجن کا ہیڈ کوارٹر ہے - کلو میں اسسٹنٹ سرجن ہے - باقیوں میں ہاسپٹل اسسٹنٹ *

مندر

یہاں کے لوگ اکثر دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں - تمام ضلع میں مندر ہی مندر پھیلے ہوئے ہیں - بجریشری دیوی کا مندر جو کانگڑے میں ہے - سب سے زیادہ مشہور ہے - کہتے ہیں - کہ جب محمود غزنوی نے اس ضلع کو لوٹا - تو اس مندر کو مسمار کر دیا - اور اس کی جگہ ایک مسجد بنا دی - لیکن پھر دیوی کا مندر بنایا گیا - اور مشہور ہے - کہ اکبر اور اس کا مشیر راجہ ٹوڈر مل دونو اس کی زیارت کو آئے تھے - مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی یہاں آئے تھے - اور ان ہی کے حکم سے اس مندر کے گنبد سنہری کئے گئے تھے -

کچھ دنوں بعد امرتسر کے گسائیوں نے چندہ جمع کر کے اس کے لئے سنگ مرمر کا فرش طیار کیا۔ کہتے ہیں۔ کہ شہر کانگڑہ جس میں یہ مندر واقع ہے۔ پہلے نگر کوٹ کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے قلعے میں راکشس جالندھر مارا گیا۔ اور اُس کا سر یہاں گرا۔ اس شہر کو کانگڑہ اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ اصل میں کان گڑھ تھا۔ یعنی وہ گڑھا جہاں جالندھر کا کان یا سر گرا۔ بگڑ کر یا کثرت استعمال سے کانگڑہ ہوگیا *

جوالا مکھی اور کانگڑے کے مندروں میں بھوجکی قوم کے لوگوں کا طوطی خوب بول رہا ہے۔ یہ لوگ بیچارے جاتریوں کو لوٹتے ہیں۔ ٹیرہ میں مہاراجہ سنسار چند کے قلعے کے پاس ایک پہاڑی پر جہاں سے تمام شہر پر نگاہ پڑتی ہے۔ گوری شنکر کا مندر بیاس کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ مندر کیا ہے۔ ایک دلکش نظارہ ہے۔ یہ اس کی رونق راجہ سنسار چند کے ساتھ ہی چلی گئی۔ اب تو جاتری بھی شاید ہی کوئی آتا ہے *

کلو کے علاقے میں دو مندر بہت مشہور ہیں۔ خاص

سلطان پور (کُلّو) میں رگھناتھ جی کا مندر۔یہاں دسہرے کے ایّام میں بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ چھ روز تک بڑی دُھوم دھام رہتی ہے۔ چھٹے روز رگھناتھ جی کا رتھ نکلتا ہے۔ کُلّو کا راجہ ننگے پاؤں رتھ کی پیشوائی میں ہوتا ہے۔یہ مذہبی میلہ ہے۔لیکن یارقند۔لدّاخ ختن وغیرہ مقاموں سے تجارتی مال۔مثلاً پشم۔چرس۔ گھوڑے۔نمدے۔قالین یہاں آ کر بہت فروخت ہوتے ہیں +

مندر پرسرام واقع زمنٹ علاقہ پلاچ۔یہ بڑا پُرانا مندر ہے۔بارہ برس مقفّل بند رہتا ہے۔اِس کے بعد مندر کا تالا کُھلتا اور میلا ہوتا ہے۔کہتے ہیں۔کہ پہلے یہاں اِس موقع پر آدمی کی قُربانی ہوتی تھی۔ اب اِس کی نقل باقی ہے۔اور وُہ یُوں ہے۔کہ پہاڑ کی چوٹی پر میخ گاڑتے ہیں۔اِس میں ایک رسّا اور رسّے میں چھینکا بطور جُھولا لٹکاتے ہیں۔ اور ایک آدمی کو زیور اور کپڑے پہنا کر جُھولے میں بٹھا کر نیچے اُتارتے ہیں۔گویا اُس کو پہاڑ سے گرا دیا ہے۔ اور قُربان کر دیا ہے +

اِس ضِلع میں کئی چھوٹے چھوٹے معبد بھی ہیں۔
اکثر تو فقیروں کی خانقاہیں ہیں۔ باوا فتوؔ کی سمادھ
بہت مشہور ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اِس فقیر کو مرے
ہوئے دو سو برس کا عرصہ گزرا ہے۔ اِسے سوڈھی
گرو گلاب سنگھ کی برکت تھی۔ لوگ بڑے بڑے کاموں
میں اِس کے نام کی قسم کھاتے ہیں۔ ایک مندر
باوا بھوپت کا ہے۔ اِس کا یہ حال ہے۔ کہ اگر
کسی کا آپس میں جھگڑا ہو۔ تو ایک فریق مندر میں
آ کر منت مان جاتا ہے۔ عموماً فریقِ ثانی کے اوسان
خطا ہو جاتے ہیں۔ کہ اب تو بھوپت کا قہر نازل ہوگا۔
اور اگر بالفرض مقدمہ مدعا علیہ کے حق میں نہ ہو۔
تو وہ ضرور یہی خیال کرتا ہے۔ کہ باوا بھوپت صاحب
نے یک طرفہ ڈگری کر دی ہے۔ اور بھی کئی مندر
ہیں۔ اِس کے علاوہ ڈیوٹ سدھ۔ بالک روپی سدھ اور
علاقۂ کلّو کے دیوتا کا ذکر بھی درج کرنے کے قابل ہے۔
جب کسی پر مشکل مصیبت پڑتی ہے یا بیماری لاحق
ہوتی ہے۔ تو وہ منتیں مانتا ہے۔ اور جس طرح ہوتا
ہے۔ اِن کی خوشامد کرتا ہے۔ سوا اِس کے اور کوئی

علاج یا تدبیر نہیں کرتا +

قومیں

برہمن - بھوجکی - راجپوت - کھتری - راٹھی - روات - کنیت - گھرت - جٹ - مہاجن - کائتھ - سود - کراڑ - گسائیں - سنار - کمہار - ترکھان - بٹھرہ - جھیور - کنگھرے - چتریرے - وسالی - ٹھٹھیار - جگی - بوہڑے پنڈت - پہرہڑے - دھوبی - سید - شال باف - جلاہے - گوجر - عیسائی - چمار - بھنگی - سرہڑہ - ڈومنہ - بٹوال - کولی - سپی - سوانہ - گدی وغیرہ +

برہمن برہمن اپنے کو سارسوت یا سدسوت خاندان سے بتاتے ہیں - ان کے دو بڑے فرقے ہیں - ایک نگر کوٹیے جو راجہ دھرم چند کے ساتھ کاشی سے آئے تھے - اس راجہ نے ان کو مفصلۂ ذیل فرقوں میں تقسیم کر رکھا تھا - کشمیری پنڈت مصر - رینہ - پنج کرن - ناگ - مدھیاتو - بید برچھ - سوتری - دچھت - اوشتی - پانڈے - اچاری + دوسرے فریق کو جو یہاں کے اصلی باشندے ہیں - بٹھرو کہتے ہیں - ان کی بھی

دو جماعتیں ہیں - کچے اور پکے - کچوں کی یہ قومیں ہیں - تگنیت - گھابرو - سوگ - پچیل - چشوان - اوشتی[1] - گھوگڑی - ناگ گوسلو - ملبل مصّر - اچاتی - پٹھیار - پنڈت برسوال + پکوں کے فریق یہ ہیں - ڈینڈ - دوہرو - سہیو - پولیالو - روکھی - پامبر - اوشتی رچیتو - کھڑیا ناگ - مصّر کاتو +

بھوجکی یہ قوم سوا اس مُلک کے اور کہیں نہیں رہتی - برہمن نہیں ہیں - کانگڑہ - جوالا مکھی - آسا پوری - نینا دیوی کے قدیمی پجاری ہیں - آپس میں شادیاں کر لیتے ہیں - گوشت کھاتے ہیں - شراب پیتے ہیں - پرلے درجے کے عیّاش ہیں +

ٹھکر یہ شراب نہیں پیتے - ان کے ہاں پردہ بہت ہوتا ہے - ان کے یہ فرقے ہیں - چنیال - پٹھانیہ - گلیریا - سیبہ - جشوال - بلوریہ - بھڈوال - منکوٹیہ - بندرال - جسروٹیہ - کٹوچ - کوٹلہریہ - منڈیال - مکیتر - کولی - سنبھیال - جموال - پوٹھیا - کشتواریہ - بھدروالیہ - جریال + ہل چلانے کو بہت بُرا جانتے ہیں +

[1] اس کی تین قسمیں ہیں - گھر گنجو - تھرکنو - اپھریال +

یہ بھی چھتری ہی ہیں - اِس مُلک کے کھتریوں میں بعض ایسی رُسوم ہیں - جو پنجاب کے کھتریوں اور راجپُوتوں کی نظروں میں سخت قبیح ہیں +

راٹھی کم درجے کے راجپُوت ہیں - جو راجپُوتوں کی رسموں کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے کم تر درجہ کی قوم بن گئے - اِن کے کئی فریق ہیں - روات اور تگنیت بھی راجپُوت ہی تھے +

رِگھرتھ شُودر قوم کے زمیندار ہیں - سیدھے سادے آدمی ہیں - اپنی بیوی کو بیچ ڈالتے ہیں - مگر بردہ فروشی کے طور پر نہیں +

جٹ مشہور قوم ہے - مہاجن - کائستھ - کراڑ - سُود باہم مِلتے ہیں - اپنی قوم میں رِشتہ بھی کر لیتے ہیں - سُود اور کراڑ کا درجہ کم ہے +

گسائیں ہندو فقیروں کا ایک فرقہ ہے - جن کے نزدیک شادی کرنا جائز نہیں - مگر یہ لوگ عورتوں کو گھروں میں رکھ لیتے ہیں - نام کو تو فقیر ہیں - پر ہزارہا روپے کا بیوپار کرتے ہیں - اکثر جوالامکھی

اور نادون میں رہتے ہیں +

سادہ کار اور سُنار بڑے کاریگر ہیں - اِن کے بنائے ہوئے زیور اور مُلکوں میں تحفے کے طور پر جاتے ہیں - بڑھئی اور لُہار بھی اپنے کام میں خُوب ماہر ہیں - بٹھری معمار گری کا کام کرتے ہیں - پتّھروں کے مکان اور تصویریں وغیرہ عُمدہ بناتے ہیں +

جھیور مشہور قوم ہے +

چتریرے یعنی چتر کار یا مُصوّر دستی تصویر پُوری پُوری نہایت عُمدہ کھینچ دیتے ہیں - ہندؤں کے دیوتاؤں کی تصویریں اِن کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا - اِس کام کے لئے شاستری کی کامل واقفیت درکار ہے - جو عام برہمنوں کو نہیں +

کشگھڑے صرف کانگڑے ہی میں رہتے ہیں - ٹھٹھیار یہاں ایسے کاریگر ہیں - کہ اُن کے بنائے ہوئے بعض برتن اور ضلعوں کی نسبت گراں بکتے ہیں +

دسالی دونے - پتّل بناتے ہیں + جوگی وغیرہ بھیک مانگتے ہیں + پھڑیرے ہندو رنگریز ہیں - مگر ہندو اِن کی چھوئی ہوئی چیز نہیں کھاتے +

دھوبی - شال باف - جلاہے اپنے اپنے ہنروں میں اچھے ہیں - دھوبی ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی +
سیّد مشہور قوم ہے +
کولی بہت تھوڑے ہیں - گوجر اور جلاہوں کی نسبت بارنس صاحب تحریر فرماتے ہیں - کہ یہ اکثر وارداتیں کرتے ہیں - گوجریاں بازاروں اور گھروں میں دود بیچتی پھرتی ہیں - مگر ان کے چال چلن کی نسبت لوگوں کا خیال اچھا نہیں +
عیسائی کم ہیں - چمار کم نہیں - یہ چمڑا رنگتے ہیں - بڑے ہوشیار ہیں - سیاہ اور مینڈک رنگ کا چمڑا عمدہ رنگتے ہیں - پوشتین ایسی رنگتے ہیں - کہ ایک بال نہیں ٹوٹتا + بھنگی کہیں کہیں ہیں - ڈومنے اور سرہیڑے بانس کی چھڑیں وغیرہ عمدہ چیزیں بناتے ہیں - اور کرسیاں وغیرہ بید سے بنتے ہیں +
بٹوال ایک چوکیداری پیشہ قوم ہے - لوانہ یا لادنی بڑے بیوپاری ہیں - گدّی سادہ طبیعت کے لوگ ہیں - یہ کوئی ایک قوم نہیں ہے - سب قوم کے آدمی برہمن کھتری راجپوت وغیرہ ان میں شامل ہیں - یہ در اصل اس

ملک کے باشندے نہیں ہیں - سلطنتِ اسلامیّہ کے وقت میدانی بادشاہوں کے ظلم و تعدّی کے باعث بھاگ کر اِس علاقے میں چلے آئے تھے - گڈریے کا کام کرنے کے باعث اِن کا نام گدّی ہو گیا - اِن کے گھر دو علاقوں میں ہیں - گدھیرن علاقہ چنبہ میں - دُوسرے علاقہ پہاڑی ضلع ہٰذا میں - عموماً سردی کے ایّام ضلع ہٰذا میں بسر کرتے ہیں - میدانی حصّہ میں بھیڑ بکریاں چراتے پھرتے ہیں - موسم گرما میں گدھیرن کو چلے جاتے ہیں + مرد عورتیں بہ تقریب شادی بہ تکلّف شراب یا لگڑی (چاول کا خمیر شدہ عرق) پیتے ہیں - اور اکٹھے ناچتے ہیں - اِس ناچ کا نام اُن کی زبان میں ناٹی ہے +

یہ لوگ بڑے راست باز ہوتے تھے - مگر اب چونکہ ہر جگہ پھرتے ہیں اور ہر ایک حاکم وغیرہ کو دیکھتے ہیں - اِس لئے اُن کی طبیعتیں پہلے سے زیادہ آزاد اور ہوشیار ہوتی جاتی ہیں + بھیڑ - بکریاں چراتے ہیں - ہزارہا کا گلّہ رکھتے ہیں - اِن کے کتّے شیر کا مقابلہ کرتے ہیں - عورتیں پاجامہ نہیں پہنتیں +

آب و ہوا

اس ضلع میں دھان کے کھیتوں کی کثرت کے باعث زمین نمناک رہتی ہے - اسی لئے ستمبر - اکتوبر میں بخار کی بڑی شکایت ہوتی ہے - برسات کے موسم میں بخار کا آغاز ہوتا ہے - جوں جوں راتیں سرد ہوتی جاتی ہیں - پہاڑوں کی سرد ہوا کے سبب نمی کا اثر بڑھتا جاتا ہے - تمام لوگوں پر آفت آ جاتی ہے - ایک مرض جسے گھینگا یا "گلاڑ" کہتے ہیں - تمام ضلع میں ہوتا ہے - عورت مرد بچے کو اکثر ہو جاتا ہے - مگر کمین اقوام میں زیادتی ہے +

ہر قسم کی پیداوار اور تجارت

جنگلات

اس ضلع میں جنگل بہت ہیں - غیر مزروعہ زمین ایک چوتھائی کے قریب جنگل ہے - بانس کے درخت بکثرت ہیں - اکثر لدھیانے سے سوداگر آتے ہیں - اور کاٹ لے جاتے ہیں - سرکار ایک ہزار نرگال کے لئے چند روپے لیتی ہے - ایک قسم کا بانس

جسے رنگل یا نگالا کہتے ہیں - گھروں کی چھت پر سرکیوں
کی جگہ ڈالنے کے کام آتا ہے - بڑتن بانسی بھی بنتے
ہیں - جنگلی بانس کے علاوہ پانچ قسم کا اور بانس
بھی ہوتا ہے - اُنکے نام یہ ہیں - مگر - موہر - نال - لوٹلو اور پھگلو +

چیل کے درخت اندرونی پہاڑیوں کے شمالی ڈھلان
پر بہت ہوتے ہیں - گرم جگہوں میں اس کی بلندی
کم ہے - سایہ دار مقاموں میں تو اکثر درخت سیدھے
۳۰ فٹ لمبے چلے گئے ہیں - اور موٹائی بھی دو فٹ
سے کچھ سوا ہے - تحصیل ہمیر پور اور دہرہ اور
جوالا مکھی میں چیل بکثرت ہوتا ہے - نور پور کی
تحصیل میں ایک قسم کا درخت جسے موہوہ کہتے ہیں
افراط سے پیدا ہوتا ہے - اس درخت کے پھلوں کی
ایک قسم کی شراب نکلتی ہے - ان کے علاوہ مفصلۂ ذیل
درخت جن کی لکڑی بڑے کام آتی ہے - اس ضلع
میں پیدا ہوتے ہیں - تن - شیشم جسے ٹاہلی کہتے
ہیں - کیلوں - بدرول - چمبا +

درختان میوہ

پہاڑ میں تقریباً ہر مکان کے آس پاس میوہ دار
درخت کھڑے ہیں - شہتوت (چار قسم کا) - آم - کیلہ -

انار - زنبو - گلگل - رنگترہ اور آڑو کے درخت تو عام ہیں - امیروں کے باغوں میں انگور - بِہی - سیب اور آلوچے کے درخت بھی پائے جاتے ہیں +

چاے - اُپج کی فصلیں

چاے اور آلو کی زراعت انگریزی عملداری کے بعد شروع ہوئی - اب کانگڑے اور پالم پور کے علاقے کے زمیندار چاے بہت بوتے ہیں - اور دور دور کے ملکوں میں بھیجتے ہیں - اس ضلع کی فصلِ ربیع کی پیداوار یہ ہے - جو - چنے - مسور - مٹر - سین - سرسوں - السی - کسمب - رائی - اور فصلِ خریف کی پیداوار دھان - چھلی - چینا - مکی - ماش - مونگ - موٹھ - رونگ - کلتھ - کپاس - سنگھاڑا - ہلدی - شکر قندی وغیرہ +

تجارت

یہاں سے جالندھر - ہوشیار پور - امرتسر - لاہور - سیالکوٹ - ملتان اور راولپنڈی کو چاول کثرت سے جاتا ہے - کانگڑے اور نادون سے ریاست منڈی میں شکر لے جاتے ہیں - آلو جالندھر اور اور شہروں میں جہاں یوروپین رہتے ہیں - بہت جاتے ہیں - کئی قسم کے مصالح بھی لوگ یہاں سے لے جاتے ہیں - افیون صرف گلو کے

پرگنے میں پیدا ہوتی ہے - مگر خاص کانگڑے کے سوداگروں کی معرفت باہر جاتی ہے + پشمینہ - پٹّو - گھی - شہد - موم بھی اور مُلکوں میں جاتا ہے - مُفصّلۂ ذیل اشیا اور مقاموں سے یہاں آتی ہیں - اناج - رُوئی - تمباکو - پارچہ - چرس اور پشم لدّاخ اور یارقند سے - پشم امرتسر سے بھی آتی ہے - لدّاخ اور یارقند سے سوہاگہ بھی آتا ہے - کچھ تو اِس ضلع میں خرچ ہو جاتا ہے - اور کچھ اور مقاموں کی طرف بھیجا جاتا ہے + کانگڑہ - پالم پور - سُجان پور ٹیرہ - جوالا مُکھی - نُور پور - گنگتھا - دھرم سالہ - رِہلو اور سُلطان پور (کُلّو) اندرُونی تجارت کے بڑے بڑے مقام ہیں - اِن مقاموں میں سدا منڈی لگی رہتی ہے - کانگڑے اور جوالا مکھی کے میلوں میں بہتیرے روپوں کی بکری ہوتی ہے +

اِس ضِلع میں زمین کی پیداوار تو بہت کچھ ہے - لیکن کئی کارخانے بھی ہیں - پشمینہ اور شال کے کارخانے نُور پور میں ہیں - گدّی لوگ پٹّو اور کمبل بناتے ہیں - گلیر و نادون میں صابُون کے کارخانے ہیں - کانگڑے میں نہایت عُمدہ مینا کاری ہوتی ہے +

معدنیات

نرِوانہ - گھنیارہ - دھرم سال - جیا ڈیول اور کنڈ باڑی میں سلیبٹ کے پتھر کی کانیں ہیں - کوٹھی کوہرڑ میں لوہے کی - روپلی میں ایک کان ہے - جس میں سے سفید رنگ کی ایک دھات نکلتی ہے - جو چوٹ نہیں کھاتی - اِس لئے اُس کا کچھ بن نہیں سکتا - تجربے ہو چکے ہیں - سپیٹی میں سُہاگہ - گندھک اور نمک پیدا ہوتا ہے - اکثر دریاؤں کی ریت میں سے سونا نکلتا ہے - بلّور بھی کہیں کہیں ملتا ہے ؛

اوضاع و اطوار

شکل صُورت اچھی ہے - سادی طبیعت - بھولی بھولی گُفتگُو - وہمی پرلے سرے کے - جادُو کے بڑے مُعتقِد - ہر ایک قسم کی سختی کو جادُو یا اپنے دیوتاؤں کی ناراضگی جانتے ہیں - کوئی جوان مر جائے - یا گائے کا دُود سُوکھ جائے - تو یہی خیال کرتے ہیں - کہ کسی نے جادُو کیا ہے - کوئی کام کرنا ہو - تو پہلے برہمن سے پُوچھ لیتے ہیں - یہ

چیت - بھادوں اور اسوج میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔
اور اور بہتیری بری رسموں میں مبتلا ہیں - مگر اب
روز بروز ہوشیار ہوتے جاتے ہیں - خود غرض بڑے ہیں۔
البتہ لباس عموماً پاکیزہ رکھتے ہیں - عورتیں جب کسی
دیوتا کی پوجا کو یا میلے میں جاتی ہیں - تو چھکیلا لباس
پہن کر گاتی ہوئی جاتی ہیں - ایک قسم کا گون جس
کو تلک یا پشواز کہتے ہیں - عورتوں کو بہت پسند
ہے +

خوراک

خاص خوراک مکئی - چاول - گیہوں - منڈل -
سواںک ہے - گوشت کھانے کے بڑے حریص ہیں۔
زمیندار اکثر عمدہ قسم کا غلہ فروخت کے لئے رکھ لیتے
ہیں - چنے (چھولے) نہیں کھاتے - تمباکو عموماً سب مرد
اور عورتیں پیتی ہیں - مگر شریف قوموں کی عورتیں
نہیں پیتیں - راگ کو بہت پسند کرتے ہیں - ساری
نیچ قومیں شراب بے دھڑک پیتی ہیں - کیا مرد کیا
عورتیں گھینگے کی بیماری میں اکثر مبتلا ہیں +

گدیوں اور کولوں کی وضع اوروں سے نرالی ہے۔
اون کے کپڑے پہنتے ہیں - عورتیں پاجامہ نہیں پہنتیں۔

ایک گون سا پاؤں تک ہوتا ہے - پیشانی پر بندی ضرور لگاتی ہیں - میلوں میں ناچتی ہیں - اکثر غلیظ رہتی ہیں - مگر صورت شکل کی اچھی ہوتی ہیں - آقا پرستی اس قوم کا خاصّہ ہے +

زبانیں

اس ضلع میں اُردو - پہاڑی - لاہولی - کشمیری - پنجابی اور اور کئی زبانیں بولی جاتی ہیں - کانگڑے اور چمبے کے درمیانی پہاڑوں میں گدی زبان بولی جاتی ہے - اور جنوبی پہاڑی ریاستوں کے لوگ ہندوری بولتے ہیں - پہاڑی حروف میں جن کو ٹاکری کہتے ہیں سب کار و بار ہوتے ہیں - پہلے راجاؤں کے دفتروں میں یہی مستعمل تھے - مگر اب اُردو میں ہوتا ہے - تاہم ٹاکروں کی اکثر ضرورت پڑتی ہے - فارسی - اُردو - انگریزی کا رواج سلطنتِ انگریزی کے وقت سے ہوا ہے - اور روز بروز ترقی پر ہے +

کلّو کا مختصر حال

اِس کے تین علاقے ہیں - اوّل کلّو خاص - اِس کا رقبہ ۱۹۳۴ مربع میل ہے - لیکن اکثر حصّہ جنگل ہے - جاڑے کی برف پگھلنے سے پہلے اپریل یا مئی میں اگر کوئی شخص مغرب کی طرف کے کسی اونچے پہاڑ پر سے کلّو پر نظر ڈالے - تو برف ہی برف دکھائی دیگی - کہیں کہیں درزیں بھی معلوم ہونگی - انھی درزوں میں لوگ ہمیشہ آباد رہ سکتے ہیں - سر جیمس لائل صاحب بہادر کا قول ہے - کہ کلّو کی آب و ہوا اچھی نہیں - یہاں کے باشندے اپنے ملک کو زندگی یعنی آب و ہوا کے لحاظ سے عمدہ خیال نہیں کرتے - اکثر لوگوں کو باری کی تپ اور پیچش کی شکایت رہتی ہے - یہاں کئی گرم چشمے ہیں - اُن میں سے مشہور یہ ہیں - منی کرن - بسشٹ - کلات * منی کرن تو وادئ پاربتی میں واقع ہے - باقی دو بیاس کے کناروں پر ہیں - لوگوں کا مذہب وہی ہے - جو ضلع کے اور باشندوں کا ہے - مگر بعض بعض دستور مختلف ہیں - شادی کی تاریخ گرو مقرر

کرتا ہے۔ دُولہا کا باپ تاریخِ مُقررہ پر چند آدمیوں
کو ہمراہ لے کر لڑکی والے کے ہاں جاتا ہے۔ وہاں
بکرا کاٹ کر حاضرین کو دعوت دی جاتی ہے۔ پھر
ایک آدمی دُولھن کو پیٹھ پر چڑھا کر دُولھا کے گھر
لے جاتا ہے۔ ایک درانتی اور کمبل جہیز میں دیا جاتا ہے
لیکن شادی غمی کی رسموں میں شہروں کی دیکھا دیکھ اب
بہت کچھ تغیرّ ہوتا جاتا ہے + کُلّو دو بڑے
قُدرتی حصّوں پر منقسم ہے۔ ایک تو دریائے بیاس
کے کنارے کنارے چشمے کے نزدیک تک چھ میل چوڑا
پُر زراعت قطعہ ہے۔ اس کی زمین زرخیز اور ہموار
ہے۔ باڑوں میں میوہ دار درخت ہیں۔ بیاس کی
نہروں سے زمین سیراب ہوتی ہے۔ دونو طرف بڑے بڑے
پہاڑ ہیں۔ دیودار اور چیل کے درخت کثرت سے
ہیں۔ چاول۔ مکئی۔ جو۔ گیہوں اور پوست کی زراعت
عام ہوتی ہے۔ دُوسرا حصّہ بالکل پہاڑی ہے۔ برفانی
پہاڑ کی ایک نوک سے اس طرح کٹا ہُوا ہے۔ کہ گویا
ستلج اور بیاس کے درمیان پانی کی ڈھال ہے۔ لوگ
حصّۂ اوّل کی نسبت مضبوط اور دلاور ہیں۔ فصل کا

مدار بارش پر ہے۔ چاول کے سوا پہلے حصّے کی طرح
سب اجناس بوئی جاتی ہیں۔ اِس علاقے میں کڑو۔ پتیس
اور بنفشہ وغیرہ کئی دوائیں خود رَو ہوتی ہیں۔ جنگلوں
میں کہیں کہیں کستورا بھی مِلتا ہے۔ جس کی ناف
سے مُشک نکلتا ہے ✦ دُوم لاہول۔ اِس میں برفانی
پہاڑوں کی قطار ہے۔ اِس میں دو ندیوں چندر اور
بھاگا کا چشمہ ہے۔ جنھوں نے مِل کر چندر بھاگا نام
پایا ہے۔ اور دریاے چناب بنایا ہے۔ لوگوں کی صُورتیں
اصل تاتاری ہیں۔ بولی کُلّو سے نہیں مِلتی۔ سخت
ٹھنڈک ہے۔ چھ مہینے تک برف سے ڈھکا رہتا ہے۔
اُن دنوں میں بیوپاری اور غریب لوگ کُلّو میں آ جاتے
ہیں۔ شروعِ گرما میں واپس چلے جاتے ہیں۔ کاٹھو
اور جَو کے سوا اور کوئی اناج پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں کا
جَو بڑا عُمدہ ہوتا ہے۔ اِس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک
کو بُھنا کر کھاتے ہیں۔ دُوسرے کے ستّو بناتے ہیں۔
تیسرے کی روٹی بنتی ہے۔ یہاں آلُو بھی کثرت سے اور
عُمدہ ہوتا ہے۔ دوائیوں میں کُٹھ زیرا اور کڑو خود رَو
ہیں۔ دیو دار کی لکڑی کی بھی اِس علاقے میں اِفراط

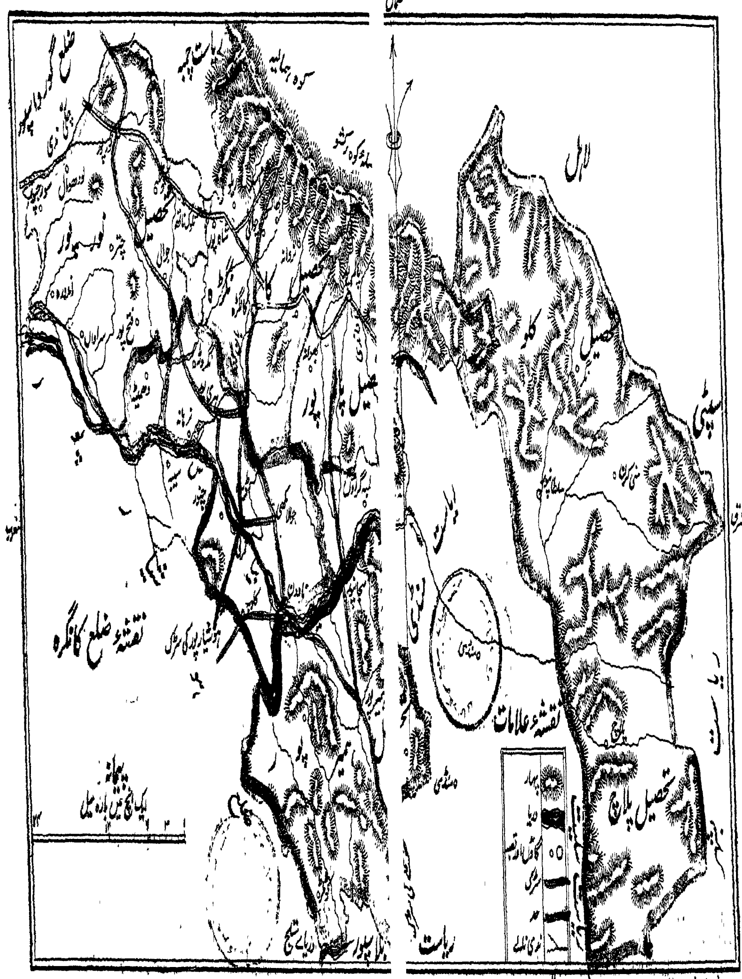
ہے - لوگ بڑے بیوپاری ہیں - اُون - سُہاگہ - گندھک - چرس لداخ سے لاتے ہیں - افیون - چینی پارچہ اور اور ہندوستان کی چیزیں گلُو سے لے جاتے ہیں - بعض اضلاعِ زیریں سے بھی خرید لاتے ہیں - رسُوم سپٹی لاہل جیسا ہے - مگر سردی اُس سے بھی سخت ہوتی ہے - وہاں کی نسبت لوگ بھی کم شائستہ ہیں - چاروں طرف اُونچے اُونچے برفانی پہاڑ ہیں - چھ مہینے تک رستہ بند رہتا ہے - بولی لاہل سے مختلف ہے - رسُوم مذہبی وغیرہ میں بھی اختلاف ہے - یہاں یہ دستُور ہے - کہ اگر کسی کے تین چار بیٹے ہوں - تو ایک کے سوا سب کو لانبا بناتے ہیں - اور پہلا لڑکا جو لانبا نہیں بنایا گیا ہے - گھر کا مالک ہوتا ہے - اِسی طرح پہلی لڑکی کے سوا باقی لڑکیوں کو چاموں بناتے ہیں - لانبا اور چاموں تمام عمر شادی نہیں کرتے - چھ مہینے تک کھیتی برف سے ڈھکی رہتی ہے - برف کے موسم میں لوگ نیچے میدان میں جو ستلج کی دون میں ہے - آ رہتے ہیں - یہاں صرف ششش پہلُو جو پیدا ہوتا ہے - اِس کا دانہ بڑا اور میٹھا ہوتا ہے -

شمال کی طرف سے پشم آتی ہے۔ اس کی شالیں بُنی جاتی ہیں + یہاں جنگلی بھنگ کثرت سے ہوتی ہے۔ اِن دونو تعلقوں لاہل اور سپیٹی کی پیداوار اُن کی معاش کے لئے کافی نہیں ہوتی ۔ لاہل کے لوگ کُلّو سے اور سپیٹی کے لوگ دون سے کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں لے آتے ہیں ۔ کُلّو کے علاقے میں جاکر ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کسی دوسرے مُلک میں آ گئے۔ اُن کی بولی سمجھ میں نہیں آتی ۔ عورتوں کو زیور کا شوق یہاں تک ہے ۔ کہ سونے چاندی کا میسّر نہ ہو تو جست ہی کا سہی ۔ مرد اور عورت میلوں اور خوشی کی محفلوں میں ناچتے ہیں ۔ شراب پیتے ہیں ۔ عورتیں پاک صاف نہیں رہتیں ۔ اُن کا چال چلن بھی اچھا نہیں +

سڑکیں

اِس ضلع میں کئی سڑکیں ہیں ۔ ایک دھرم سالہ سے نور پور ۔ پٹھان کوٹ ہوتی ہوئی گُرداسپور کو گئی

ہے۔ دُوسری دھرم سالہ سے گوپی ناتھ پور ڈیہرہ اور بھروائیں ہوتی ہوئی ہوشیار پور کو جاتی ہے۔ تیسری دھرم سالہ سے کُلّو کے رستے شملے کو گئی ہے۔ چوتھی سڑک جوالامکھی اور ہمیر پور ہوتی ہوئی شملے پہنچی ہے۔ اور کئی درے بھی ہیں۔ کُلّو خاص میں بھی سڑکیں کثرت سے ہیں۔ اِن سے آمد و رفت میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔



شمال
نقشہ ضلع کانگڑہ
نقشہ علامات
ضلع گورداسپور
ریاست چمبہ
کوہ ہمالیہ
تحصیل کلو
مشرق

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا - اوّل یاے مجہول کے ماقبل - دُوسرے یاے معرُوف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر - دے - دی +
۸	حرفِ مضمُوم کے بعد اگر واوِ مجہُول نہیں ہے - تو اُس پر پیش لکھا گیا +	شُکر
۹	واوِ معرُوف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہُول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	مول
۱۱	الِف - واوٗ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم لکھا گیا +	صبْر
۱	اِستفہام کی علامت	؟
۲	ندا - تعجّب - حسرت - دُعا - قسم - خُوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پُورے وقفے کی علامت	+

ہدایت - جہاں پُورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہیئے - باقی جگہ کم +

DISTRICT GEOGRAPHIES

No. XXII

GEOGRAPHY OF THE KANGRA DISTRICT.

BY

The Translation Staff of the Central Training College, Lahore.

Published under the orders of the Director of Public Instruction, Punjab.

Lahore:

PRINTED FOR THE EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB;
AT THE "MUFID-I-'AM" PRESS,
BY MUNSHI GULAB SINGH & SONS, PROPRIETORS.

1894.

2nd Edition. *250 Copies.* *Price-0-3-2*